S_1997_1_382_388

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 1ایس سی آر

سرجیت سنگھ اور دیگران

بنام-

یونین آف انڈیا اور دیگران

9 مئی 1997

کے-رامسوامی اور ڈی-پی-وادھوا، جسٹسز

سروس کا قانون:

سنٹرل سیکرٹریٹ سروس رولز، 1962: قاعدہ 16 اور قاعدہ 12 (جیسا کہ سنٹرل سیکرٹریٹ سروس (دوسری ترمیم) رولز، 1984 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے)-سنٹرل سیکرٹریٹ سروس-سیکشن آفیسرز-براہ راست بھرتی اور ترقی کے ذریعے تقرری-براہ راست بھرتی توضیعات کے ذریعے پر کی جانے والی چھٹا/پانچواں خالی آسامیاں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ بھرتی کے سال میں سیکشن آفیسر کے گریڈ کے لیے منتخب فہرست میں شامل افراد کی ٹھوس تقرری سے پر کی جانے والی خالی آسامیوں کی تعداد اس کیڈر کے ذریعے محکمہ عملہ اور انتظامی اصلاحات کو سال کے لیے براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کی جانے والی خالی آسامیوں کے متناسب ہوگی-جہاں خالی آسامیوں کے لیے براہ راست بھرتی کے امیدواروں کی کافی تعداد دستیاب نہیں ہے-بھرتی کے سال سے پہلے دو بھرتی سالوں کے لیے، تمام خالی آسامیوں کو متعلقہ کوٹے کے لیے کھول دیا جائے گا، یعنی ترقی کے ذریعے اور اس کے برعکس، جیسا بھی معاملہ ہو-ٹربیونل کا یہ نظریہ کہ ترمیم کی تاریخ سے پہلے حکومت تمام خالی آسامیوں کو براہ راست بھرتی کے لیے آگے لے جانے کے اختیار سے محروم تھی اور یہ کہ یہ تمام آسامیاں ترقی پانے والوں کے لیے کھلی ہیں، واضح طور پر قواعد کی غلط نمائندگی ہے-مرکزی حکومت کی طرف سے تیار کردہ سنیارٹی لسٹ کو اسی کے مطابق دوبارہ بنانے کی ضرورت ہے۔

ایچ-این-ہرداسانی اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگران (1985) 3 ایس سی آر 266، حوالہ دیا گیا۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل-نظر ثانی-منعقد؛ جب پیٹنٹ کی غلطی کو ٹربیونل کے نوٹس میں لایا جاتا ہے، تو یہ فرض ہے کہ وہ اپنے احکامات/فیصلوں کا جائزہ لے کر اپنی غلطی کو خوشی کے ساتھ درست کرے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کے دیوانی اپیل نمبر 3641-42۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، نئی دہلی کے O. A. نمبر 629/94 اور آرڈر 23.5.96 میں R. A. نمبر 273 آف 1995 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی۔پی۔راؤ، اے۔ماریارپوتھم، ارونا ماتھر برائے میسرز ارپوتھم، ارونا اینڈ کمپنی۔

جواب دہندگان کی طرف سے وی۔سی۔مہاجن، محترمہ سشما منچندا، انیل کٹیار، ڈی۔سی۔ووہرا اور ارون۔کے۔سنہا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے فریقین کے وکلاء کو سنا

ان اپیلوں میں براہ راست بھرتی ہونے والوں اور ترقی پانے والوں کے درمیان کبھی نہ ختم ہونے والا تنازعہ ایک بار پھر سامنے آیا ہے۔سال 1962 کے بعد، بھارت کے آئین کے آرٹیکل 309 کی شق کے تحت بنائے گئے سنٹرل سیکرٹریٹ سروس رولز (مختصر طور پر، 'رولز') نے براہ راست بھرتی اور ترقی پانے والوں کے درمیان 1/6 اور 5/6 کا تناسب فراہم کیا۔یکم جولائی 1982 کو براہ راست بھرتی اور ترقی پانے والوں کے درمیان تناسب کو بالترتیب 1/5 ویں اور 4/5 ویں میں تبدیل کر دیا گیا۔سال 1983 میں، آرٹیکل 32 کے تحت ترقی پانے والے افسران کی طرف سے ایک رٹ پٹیشن دائر کی گئی تھی بعنوان ایچ این ہرداسانی اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر۔اس عدالت نے ہدایت دی تھی کہ براہ راست بھرتی کے لیے خالی آسامیوں کو دو سال سے زیادہ عرصے تک آگے بڑھایا جا سکتا ہے اور اس کے بعد براہ راست بھرتی کے لیے خالی آسامیوں کو ترقی یافتہ افراد کے ذریعے پر کرنے کے لیے کھول دیا جا سکتا ہے۔قواعد میں ترمیم کر کے مذکورہ ہدایت کو قانونی شکل دی گئی۔ان معاملات میں، ہم مرکزی سیکرٹریٹ میں سیکشن افسران سے فکر مند ہیں۔جب سنیارٹی کی نئی فہرست تیار کی جا رہی تھی، تو امرت لال اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر کے عنوان سے ایک اور رٹ پٹیشن دائر کی گئی۔اس عدالت نے اس عدالت کی طرف سے دی گئی ہدایت کی روشنی میں سنیارٹی لسٹ تیار کرنے کی ہدایت کی جو ترمیم شدہ قواعد میں تبدیل ہو گئی۔نتیجتاً، ایک سنیارٹی لسٹ تیار کی گئی تھی جس میں براہ راست بھرتی ہونے والوں اور ترقی پانے والوں کو روٹا اور کوٹے کے مطابق مناسب جگہ دی گئی تھی جو قواعد کے تحت کام کرتے ہیں۔ایک بار پھر، سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل میں اصل

درخواست دائر کرکے قانونی چارہ جوئی کا تیسرا دور شروع کیا گیا تھا۔ٹریبونل نے 22 مارچ 1995 کو 1994 کے اوا ے نمبر 629 میں دیے گئے متنازعہ حکم میں اوراس کے بعد 23 مئی 1996 کو نظرثانی کے حکم میں وقت کو پیچھے چھوڑتے ہوئے کہا ہے کہ قواعد میں ترمیم سے پہلے براہ راست بھرتیوں کے لیے خالی آسامیوں کو آگے بڑھانے پر دوسال کی حد لگانے کا مطلب یہ ہوگا کہ اس تاریخ سے پہلے حکومت بھارت کو آگے بڑھانے کا کوئی اختیار نہیں تھا اوراس کے بعد، جب قواعد نافذ ہو چکے تھے،حکومت کو دوسال تک محدود خالی آسامیوں کو آگے بڑھانے کا اختیار تھا۔لہذا،قواعد میں ترمیم کے لیے پہلے کی گئی تمام ترقیوں کو ترقی پانے والوں کے لیے کھلا رکھا جانا چاہیے اوراس کے بعد، جب بھی بھرتی کے دوسالوں کے اندر خالی آسامیاں نہیں پر کی جائیں گی،تو دو بھرتی سالوں کی میعاد ختم ہونے کے بعد ترمیم نافذ ہونے کے بعد، براہ راست بھرتی کے لیے مخصوص خالی آسامیوں کو بھی ترقی پانے والوں کے لیے کھول دیا جائے گا؛سنیارٹی لسٹ کو اس طریقے سے نئے سرے سے تیار کرنا ضروری ہے۔اس طرح،خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ مرکزی سیکرٹریٹ کے سیکشن افسران کی بھرتی سے متعلق قواعد کا قاعدہ (1)13 درج ذیل ہے:

"سیکشن آفیسرز میں بنیادی خالی آسامیوں کا چھٹا حصہ۔کسی بھی کیڈر میں گریڈ کو وقتاً فوقتاً اس مقصد کے لیے کمیشن کے زیراہتمام مسابقتی امتحانات کے نتائج پر براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کیا جائے گا۔بقیہ آسامیاں اس کیڈر میں سیکشن آفیسرز گریڈ کے لیے سلیکٹ لسٹ میں شامل افراد کی مستقل تقرری سے پر کی جائیں گی۔اس طرح کی تقرریاں سلیکٹ لسٹ میں سنیارٹی کی ترتیب میں کی جائیں گی سوائے اس کے کہ جب وجوہات تحریری طور پر درج کی جائیں تو کسی شخص کو اس طرح کی تقرری کے لیے موزوں نہیں سمجھا جائے گا۔

اس قاعدے کو پڑھنے سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ کسی بھی کیڈر میں سیکشن آفیسرز گریڈ میں بنیادی آسامیوں (عہدوں) کی بعد میں ترمیم شدہ قواعد کے مطابق چھٹا/ پانچواں حصہ یونین پبلک سروس کمیشن کے ذریعے وقتاً فوقتاً اس مقصد کے لیے منعقد ہونے والے مسابقتی امتحانات کے نتائج پر براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کیا جائے گا۔دوسرے لفظوں میں، یہ قاعدہ لازمی اور غیر واضح ہے کہ براہ راست بھرتی کے لیے چھٹا/ پانچواں خالی آسامیاں یو پی ایس سی کے ذریعے مناسب بھرتی اور حکومت کے ذریعے وقتاً فوقتاً کی جانے والی تقرریوں کے بعد ہی براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کی جائیں گی۔خالی آسامیوں پر خالی آسامیوں کو منتخب فہرست سے ترقی یافتہ افراد سے پر کیا جائے گا۔یہ پچھلے بھرتی سال سے دوسال کے لیے ہونا

چاہیے۔اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے نتیجے میں، اصول میں ترمیم کی گئی اور دو سال کی حد متعارف کرائی گئی جس میں کہا گیا ہے:

"جی ایس آر 21 آئین کے آرٹیکل 309 کی شق کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے صدر جمہوریہ سنٹرل سیکرٹریٹ رولز 1962 میں ترمیم کرنے کے لیے درج ذیل قواعد مزید بناتے ہیں، یعنی:

.1(1) ان قوانین کو سنٹرل سیکرٹریٹ سروس (دوسری ترمیم) رولز، 1984 کہا جا سکتا ہے۔

(2) یہ یکم جولائی 1985 کو نافذ العمل ہوں گے۔

.2 سنٹرل سیکرٹریٹ سروس رولز، 1962 (جسے اس کے بعد مذکورہ قواعد کہا گیا ہے) میں قاعدہ 12 میں، تیسرے پرووسیو کے ذیلی قاعدے (2) میں، درج ذیل کو تبدیل کیا جائے گا، یعنی:-

"بشرطیکہ مزید یہ کہ اگر سیکشن آفیسرز گریڈ میں مقرر کسی شخص کو اس ذیلی قواعد کے تحت گریڈ I میں ترقی کے لیے سمجھا جاتا ہے، تو سیکشن آفیسرز گریڈ میں اس سے سینئر تمام افراد، جن کا تعلق درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل سے ہے، جنہوں نے اس گریڈ میں کم از کم چار سال کی منظور شدہ خدمت انجام دی ہے، کو بھی ترقی کے لیے سمجھا جائے گا۔

.3 مذکورہ قوانین کے قاعدے 1 میں،

(1) ذیلی قاعدہ (1) کے بعد، درج ذیل شرط داخل کی جائے گی یعنی:-

بشرطیکہ سیکشن آفیسرز گریڈ کے لیے سلیکٹ لسٹ میں شامل افراد کی اصل تقرری سے پر کی جانے والی خالی آسامیوں کی تعداد ایک کیڈر میں بھرتی کا سال ہے، جو اس کیڈر کی طرف سے محکمہ عملہ اور انتظامی اصلاحات کو دی گئی خالی آسامیوں کے متناسب ہوگی جو اس سال کے لیے براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کی جائیں گی۔

بشرطیکہ مزید یہ کہ اگر کسی بھی سال کسی کیڈر میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے امیدواروں کی کافی تعداد دستیاب نہیں ہے، یا تو براہ راست بھرتی کے ذریعے یا سیکشن آفیسرز گریڈ کے لیے سلیکٹ لسٹ میں شامل افراد کی تقرری کے ذریعے، خالی آسامیوں کو بھی بھرتی کے دو سال سے زیادہ کے لیے آگے نہیں بڑھایا جائے گا، اس سال کے بعد جس سے بھرتی کا تعلق ہے، جہاں خالی آسامیوں کے بعد، اگر کوئی ہے، جو ابھی تک خالی ہیں، بھرتی کے ایک طریقے سے تعلق رکھنے والی، بھرتی کے دوسرے طریقے کے لیے اضافی خالی

آسامیوں کے طور پر منتقل کی جائیں گی۔

(ii) ذیلی قاعدہ (2) میں، پہلی شق کے لیے، درج ذیل کو تبدیل کیا جائے گا، یعنی:-

"بشرطیکہ اگر اسسٹنٹ گریڈ میں مقرر کردہ کسی شخص کو اس قاعدے کے تحت کسی بھی کیڈر میں سیکشن آفیسرز گریڈ میں ترقی کے لیے سمجھا جاتا ہے، تو اس کیڈر میں اسسٹنٹ گریڈ میں اس سے سینئر اور درج فہرست ذاتوں سے تعلق رکھنے والے تمام افراد۔

اس کا پڑھنا اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ کسی کیڈر میں بھرتی کے سال میں سیکشن آفیسرز گریڈ کے لیے سلیکٹ لسٹ میں شامل افراد کی ٹھوس تقرری سے پر کی جانے والی خالی آسامیوں کی تعداد، اس کیڈر کی طرف سے محکمہ عملہ اور انتظامی اصلاحات کو رپورٹ کی گئی خالی آسامیوں کے متناسب ہوگی جو سال کے لیے براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کی جائیں گی۔ بشرطیکہ مزید کہ اگر کسی بھرتی کے سال میں کیڈر میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے امیدواروں کی کافی تعداد دستیاب نہیں ہے، یا تو براہ راست بھرتی کے ذریعے یا سیکشن آفیسرز گریڈ کے لیے سلیکٹ لسٹ میں شامل افراد کی تقرری کے ذریعے، یعنی ترقی کے ذریعے خالی آسامیوں کو بھی بھرتی کے دو سالوں سے زیادہ کے لیے آگے نہیں بڑھایا جائے گا، اس سال کے بعد جس سے بھرتی کا تعلق ہے، جہاں خالی آسامیوں کے بعد، اگر کوئی ابھی تک خالی ہے، بھرتی کے ایک طریقے سے تعلق رکھنے والی، بھرتی کے دوسرے طریقے کے لیے اضافی خالی آسامیوں کے طور پر منتقل کیا جائے گا۔ دوسرے لفظوں میں، جہاں بھرتی کے سال سے پہلے دو بھرتی سالوں کے لیے خالی آسامیوں کے لیے براہ راست بھرتی کے امیدواروں کی کافی تعداد دستیاب نہیں ہے، تمام خالی آسامیوں کو متعلقہ کوٹے کے لیے کھول دیا جائے گا، یعنی ترقی کے ذریعے اور اس کے برعکس، جیسا بھی معاملہ ہو۔ معاملے کے اس تناظر میں، اس عدالت نے امرت لال کے معاملے میں درج ذیل فیصلہ دیا:

"اوپر مذکور اس عدالت فیصلوں کے باوجود، اس کیڈر کے کچھ ترقی پانیوالے افسران سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے گئے اور اس پر ایک نیا تنازعہ اٹھایا جسے احاطہ شدہ میدان کہا جا سکتا ہے۔ ٹریبونل کو میدان میں ایک پابند فیصلے کی رکاوٹ تھی؛ پھر بھی اس کے سامنے رکھے گئے مواد کی بنیاد پر، یہ اس عدالت ذریعے طے کیے گئے نتائج سے جزوی طور پر مختلف نتائج پر پہنچا اور ایک فیصلہ پیش کیا جو مقدمات کے اس گروپ میں ہمارے سامنے اعتراض ہے۔ ہم نے اس سال جنوری کے مہینے میں فریقین کو کافی دیر تک سنا ہے اور اس کے بعد جب ہم مطمئن ہوئے کہ اس عدالت میں پہلے کے موقع پر کی گئی نمائندگی کہ سنیارٹی لسٹ

موجود ہے شاید درست نہیں تھی، تو ہم نے یونین آف انڈیا سے اس طرح کی فہرست

تیار کرنے کا مطالبہ کیا اور اس مقصد کے لیے ہم نے کافی عرصے تک کارروائی ملتوی کردی،
یہ متنازعہ نہیں ہے کہ اب دونوں فریقوں کی مدد سے ایسی فہرست تیار کی گئی ہے۔

ہم نے ایک بار پھر دونوں طرف سے پیش ہونے والے وکلاء کو سنا ہے اور یہاں تک کہ زبانی دلائل کو ذاتی طور پر مداخلت کرنے والے کے ذریعے خطاب کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس عدالت نے بار بار اس حقیقت پر غور کیا ہے کہ سرکاری افسران اپنے دفاتر سے زیادہ عدالت میں ہوتے ہیں۔ معاملے پر مکمل انصاف کرنے کے لیے اور دونوں طرف کے وکیل اور ہمارے عدالت ہال کو بھرنے والے نمائندوں کی طرف سے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ اگر اس قانونی چارہ جوئی پر مہر لگائی جاتی ہے تو ہماری توقع ہے کہ اب سرکاری کام جاری رہے گا نہ کہ قانونی چارہ جوئی، ہم نے یہ مزید حکم دینے پر اتفاق کیا ہے جس میں فہرست کو اپ ڈیٹ کرنے/ترمیم کرنے کے لیے کچھ رہنما خطوط فراہم کیے گئے ہیں جو اوپر بیان کیے گئے ہیں۔

ہماری رائے ہے کہ صورتحال کے ساتھ مکمل انصاف کرنے کے لیے دسمبر 1984 کے قواعد کو 1.7.1985 کے بجائے 1.7.1984 سے نافذ کیا جانا چاہیے۔ ان قواعد میں اب براہ راست بھرتیوں کے ذریعے پر کی جانے والی خالی آسامیوں کو آگے بڑھانے کا ایک محدود التزام ہے اور یہ دو سال کی مدت ہے۔ کیڈر میں خاطر خواہ بھرتی کا حق کوالیفائنگ سروس کی آٹھ سالہ مدت پر ہے۔ میدان میں اہل افسران کے طور پر استحقاق ایک معاملہ ہے اور بنیادی بنیاد پر کیڈر میں بھرتی دوسری بات ہے۔ واضح رہے کہ 20 فیصد براہ راست بھرتیوں کے لیے مخصوص ہے اور بقیہ ترقی پانے والوں کے لیے دستیاب ہے۔

ہم اس معاملے کو ابھی نمٹانا اور مدعی کو دوبارہ کسی شکل میں آنے کے لیے چھوڑنا مناسب نہیں سمجھتے۔ لہذا، ہم ان کارروائیوں کو دو ماہ کے لیے ملتوی کرتے ہیں اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ متعلقہ قواعد و ضوابط کی ہر شق پر عمل کرتے ہوئے فہرست کو اپ ڈیٹ/ترمیم کرے اور فہرست کو ملتوی تاریخ پر عدالت غور کے لیے رکھے۔ تیار کردہ فہرست کی ایک کاپی دونوں فریقوں کے وکلاء کو ایک ہفتہ پہلے پیش کی جا سکتی ہے تاکہ وہ اس تاریخ کو اپنی نمائندگی کرنے کی پوزیشن میں ہوں۔

ان ہدایات کی روشنی میں، یہ واضح ہے کہ حکومت بھارت نے سنیارٹی لسٹ تیار کی تھی۔ ترقی پانے والوں کی یہ دلیل جو ٹریبونل کے لیے قابل قبول پائی گئی کہ ترمیم کی تاریخ سے پہلے حکومت تمام خالی آسامیوں کو براہ راست بھرتیوں کے لیے آگے لے جانے کے اختیار سے محروم تھی اور یہ کہ یہ تمام آسامیاں ترقی پانے والوں کے لیے کھلی ہیں، واضح طور پر قواعد کی غلط تشریح ہے اور اس بنیاد پر ٹریبونل کی طرف سے ہدایات جاری کی گئیں۔ اس عدالت نے پہلے موقع پر مشورہ دیا تھا کہ براہ راست بھرتی کے لیے خالی آسامیوں کو بھرتی کے

سال کے بعد دو سال تک آگے بڑھایا جا سکتا ہے اور اس کے بعد خالی آسامیوں کو متعلقہ کیڈروں کے لیے کھول دیا جائے گا۔ ان حالات میں ٹریبونل کا نظریہ واضح طور پر غیر قانونی ہے؛ بدقسمتی سے ٹریبونل نے غلط کہا ہے کہ اگر وہ غلطی کرتے ہیں تو اسے درست کرنا اس عدالت کا کام ہے۔ ٹریبونل کا یہ نظریہ عدالتی خدمات کے مناسب کام کاج کے لیے سازگار نہیں ہے۔ جب ظاہری غلطی کو ٹریبونل کے نوٹس میں لایا جاتا ہے، تو ٹریبونل اپنے حکم/ ہدایات کا جائزہ لے کر اپنی قانون کی غلطی کو خوشی کے ساتھ درست کرنے کا پابند ہوتا ہے۔

اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ ٹریبونل کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں، مرکزی حکومت کی طرف سے تیار کردہ سنیارٹی لسٹ کو اب اعلان کردہ قانون کے مطابق دوبارہ بنانے کی ضرورت ہے۔ بنا اخراجات کے۔

آر۔ پی۔

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہے۔

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24